سوال

(106)وضو کے بعد کی دعاء

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وضو کے بعد کی دعاء یعنی 'اَللّٰهُمَّ اجعَلنِی مِنَ التَّوَّابِینَ وَاجعَلنِی مِنَ المُتَطَهِّرِینَ 'سنن الترمذی، بَابُ مَا یُقَالُ بَعدَ الوُضُوءِ، رقم:۵۵

اس حدیث کی اسنادی حیثیت درکار ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مذکور دعاء جامع ترمذی میں وارد ہے۔ اس کے بارے میں امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

'فِی إِسنَادِهٖ اِضطِرَابٌ، وَلَا یَصِحُّ فِیهِ شَیئٌ کَبِیرٌ۔'

جرح ہذا کو نقل کرنے کے بعد حافظ ابن حجر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں :

'لٰکِن رِوَایَةُ مُسلِمٍ سَالِمَةٌ مِن هٰذَا الاِعتِرَاضِ۔ وَالزِّیَادَةُ الَّتِی عِندَهٗ رَوَاهَا البَزَّارُ، وَالطَّبَرَانِیُّ فِی 'الاَوسَطِ' مِن طَرِیقِ ثَوبَانَ۔'

لیکن صحیح مسلم کی روایت اضطراب کے اعتراض سے سلامت ہے اور وہ زیادتی جو ترمذی میں ہے اس کو بزار اور طبرانی نے ''أوسط''میں ثوبان کے طریق سے بیان کیا ہے۔''

جس کے الفاظ یوں ہیں :

'اَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ اجعَلنِی مِنَ التَّوَّابِینَ وَاجعَلنِی مِنَ المُتَطَهِّرِینَ۔' التلخیص،جز:۱،ص:۱۰۱

بظاہر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام ترمذی رحمہ اللہ کی جرح کو تسلیم کیا ہے اور دیگر طُرق کی بناء پر اس کو قابلِ عمل سمجھا ہے، لیکن محقق العصر شیخنا ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے امام ترمذی کی جرح کو ہی ہدفِ تنقید بنایا ہے۔ وہ فرماتے ہیں :

'وَاَعَلَّهُ التِّرمَذِیُّ بِالاِضطِرَابِ، وَلَیسَ بِشَیئٍ، فَاِنَّهٗ اِضطِرَابٌ مَرجُوحٌ۔' إرواء الغلیل:۱/۱۳۵

یعنی امام ترمذی نے اس حدیث کو اضطراب کی بناء پر معلول (علت والی) قرار دیا ہے، لیکن یہ قابلِ توجہ شئی نہیں کیونکہ یہ اضطراب مرجوح ہے۔

پھر دیگر شواہد کی بناء پر ''الاِرواءَ'' میں اس کو بِلا تردُّد قابلِ عمل تسلیم کیا گیا ہے۔ اور صحیح سنن ترمذی میں علامہ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ رقم (۴۸۔۵۵) یہی بات راجح ہے۔ ان وجوہ کی بناء پر جن کی علامہ موصوف نے نشاندہی کی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ: صفحہ: 138

محدث فتویٰ